بڑھاپے میں جوانی سے زیادہ جوش ہوتا ہے
بھڑکتا ہے چراغِ عمر جب خاموش ہوتا ہے

بڈھے کی شادی



باہتمام حامد علی منیجر سنہ ۱۹۳۰ء

در مطبع سعیدی بلوچپورہ لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اللہ کا اعلان مبارک باشد
قوتِ نفس کا ہیجان مبارک باشد
مٹ گیا عیش کا سامان مبارک باشد
پاؤن کے بخت رسا مین سنیچر آیا
دولھا بننے کی ہوس تھی ہے جن لوگون کو
اب مین اُٹھ ہے کی شادی کا بیان لکھتا ہون
وضعداری سے ہی نیفے کے جو نیچے چولی
بال ڈاڑی کے سفید اور ہین چھوٹے بٹے
پوپلا مُنہ تھا ہی جاتی تھی سب با چھون سے پیک
تھا یہ دندان شکستہ سے دہن کا عالم
کیون نہ اس شادی سے ہون شاد محلے والے
استخارہ نے جو دی راہ تو نسبت ٹھہری
چھوٹی دو ہینڈیان زرد اور دو سادہ کنگنا
یاد آتا ہی ہتھیلی پہ وہ ٹینا مل کر
عمر نوشاہ کی ہے ساٹھ برس سے اونچی
اسطرقہ آگیا سانچق کا تو سارا اسباب
ریت کے جوڑے پہ تھی لیلی و مجنون کے جو نقش
جو تھی کے جوڑے کے ہمراہ انگوٹھی چھلا

نعت احمد کی بصد شان مبارک باشد
ضعف مین بیاہ کا ارمان مبارک باشد
مفت مین ہوگیا نقصان مبارک باشد
برج حسرت رہا ویران مبارک باشد
لیگئے قبر مین ارمان مبارک باشد
نوجوان کہتے ہین ہر آن مبارک باشد
لائق دید ہے یہ شان مبارک باشد
مُنہ مین ٹوٹے ہوئے دندان مبارک باشد
سالیون نے جو دیا پان مبارک باشد
جیسے ٹوٹا ہوا دالان مبارک باشد
نکلین گے لوگون کے ارمان مبارک باشد
ہوگیا مانجھے کا سامان مبارک باشد
واہ نوشاہ تری یہ شان مبارک باشد
کہنا سالی کا وہ ہر آن مبارک باشد
اور دولھن ہے ابھی نادان مبارک باشد
دان ہین مہندی کا سامان مبارک باشد
کہا خشت نے مین قربان مبارک باشد
چاند ٹیکے کی زہے شان مبارک باشد

پائجامہ تھا کسی کا تو کسی کی محرم — مانگے تانگے یہ یہ سامان مبارک باشد
عرق اور چوؤن کی دو شیشیان شکر کا ڑا — نقل اور میوہ بلا خوان مبارک باشد
مچھلیان باندھکے رکھی جو دہی کی مٹکی — ہنسکے کہنے لگا ارمان مبارک باشد
سمندھین آئین نہا دھوکے جو روز برات — گھر تھا صاف پرستان مبارک باشد
نور خان کی وہ دلھن اور نظیرن کی وہ مان — یہی دو چار تھے مہمان مبارک باشد
رتجگا شب کو ہوا دن کو بنائی صحنک — بی بی پیرون کا کہامان مبارک باشد
آکے دولھا کو ظہورن نے یہ دی خوشخبری — اجی خانصاحب ذیشان مبارک باشد
دیکھنا کیسی دلھن آئینہ رو ڈھونڈی ہی — اب تو کچھ مانوگے احسان مبارک باشد
آپ ہین صاحب تنخواہ مجھے دیجیے انعام — ہو بسر عیش مین ہر آن مبارک باشد
دیکھیے آپ سے مین عرض کیے دیتی ہون — رکھیے گا راہ کا بھی دھیان مبارک باشد
آج ہر طرح سے ہو جائے دولھن کا گھر بار — رہ نجانا کسی عنوان مبارک باشد
الغرض شب ہوئی نہلایا دلھن کو سب نے — پھر ہوا عقد کا سامان مبارک باشد
رُکھڑاتے ہوئے نوشاہ جو پہونچے سسرال — ساس بولی میرے بستان مبارک باشد
آج معمولی سے کھانا نہ دولھن کا بھیجا — بھوکے سب بیٹھے ہین مہمان مبارک باشد
نان پاؤ کی طرح پھول کے بیٹھے نوشاہ — کیا کرین پھر نہ رہا دھیان مبارک باشد
کل سے خود بھوکے ہین لے آؤ سہوریکا طعام — ہم بھی کھائینگے اسی آن مبارک باشد
سب لگے کہنے ارے اس سے نہ امید رکھو — رو ٹی کیا دیگا یہ مستان مبارک باشد
یہ تو بازار مین لڑتا ہی مہینون پھکڑ — ہیجڑے اسکو گئے مان مبارک باشد
کہتا تھا میڈو زنانہ اسے استاد ا پنا — ہی یہ ہیجڑون کا نگہبان مبارک باشد
ناگہان جھانک کے تھانون نے دیکھا انکو — ہوے انگشت بدندان مبارک باشد

پھر تو ایک ایک نے ٹھٹھونین اُڑایا آکر
ایک بولی کہ یہ ہی چودھری فردوروں کا
کوئی بولی کہ یہ بنیا ہے مٹھائی والا
ایک بولی کہ کھو بیچ چلکے لونگ جڑے
جتنی تولائیگا ہو جائیگی ہٹنی اِسوقت
کوئی بولی کہ یہ دلال ہے بزازون کا
جاکے لے آتا ہی بازار سے ہر منگل مین
روپیہ قرض بھی دیتا ہی مہاجن کی طرح
ایک کہتی تھی بکیری کی ہی بالکل سج دھج
بے ردانے کا ڈفالی ہی کوئی کہتی تھی
ایک بولی کہ ارے ہی یہی سیان شہدا
ناب تو ٹھیک مریخ مین ہی جوڑا لمبا
سر تو ہی گو لگدو ہاتھ مین لوکی سے دراز
آنکھین ہین ماتھے کے نیچے کہ جَیسین املی کے
پیٹ پھیلاؤ مین کُپّہ سے زیادہ ہی بڑا
بغض ہر اک سے یون کھتا ہی دل مین اپنے
الغرض بیٹھی دولھن بنکے جو مین جلجے مین
مسی مالیدہ لبون پر جو لگا یا لاکھا
غن غنانے لگا دولہ نرہی ضبط کی تاب
آخرش آرسی مصحف کی جو آئی نوبت

کوئی کہتی تھی ابوالجان مُبارک باشد
ایک کہتی تھی شتر بان مُبارک باشد
جبکی بھی چوک مین دوکان مبارک باشد
خوانچہ لاؤ میر سجان مبارک باشد
جمع ہین شادی کے مہمان مبارک باشد
میری ماما گئی پہچان مُبارک باشد
سب جگہ بیچتا ہی تھان مُبارک باشد
سُود کھاتا ہے مسلمان مُبارک باشد
گھی کا کیا ہی کہ انسان مُبارک باشد
بے سری لیتا ہی یہ تان مُبارک باشد
وہی صورت ہی وہی شان مُبارک باشد
سا کھو کا سرہ ہر اک ران مُبارک باشد
منشی بیٹھا کا ہی دیوان مُبارک باشد
آم کی پھانکین ہین یا کان مُبارک باشد
نئی وحشت نیا خفقان مُبارک باشد
جس طرح شال مین ہو کان مُبارک باشد
حسن بولا ترے قربان مُبارک باشد
ساری مجلس ہوئی حیران مُبارک باشد
ڈومنی کی جو سنی تان مُبارک باشد
آئینہ رہگیا حیران مُبارک باشد

وان سے پیغام ہوا لکھو دلہن کو تنخواہ
یان ہوا چلنے کا سامان مبارک باشد

کوئی سنتا نہیں شہنائی میں طوطی کی صدا
سنکے گنگ ہوگئے تھے کان مبارک باشد

گائے دو دلھانے گئے سیکڑوں آہیں کھینچیں
دل کے بر آئے نہ ارمان مبارک باشد

شادی برہم ہوئی کیا بیاہ میں رخنا ڈالا
واہ جی حضرت شیطان مبارک باشد

صورت زلف نہ اس عقد کی گتھی سلجھی
بس یہ پھر آگئے پریشان مبارک باشد

بڑبڑاتے ہوئے گھر پہونچے تو جھنجلا کے کہا
بڑی مشکل ہوئی آسان مبارک باشد

عورتیں کاہیکو آتش کی ہیں سب پرکالے
خوب جھگڑے سے بچی جان مبارک باشد

صدمۂ درد مصیبت سے بچایا یا رب
تیری حکمت کے میں قربان مبارک باشد

پنجتن آپ نے امداد میری فرمائی
بچنی کاہے کو مری جان مبارک باشد

سمندھنیں جانے جو جو کہ گئیں تھیں ہمراہ
سب وہ پھر آگئیں اُسی آن مبارک باشد

صبح کو چھین کے لے آئے چڑھاوا سارا
بولے اللہ کا احسان مبارک باشد

نقل تو نقل گئے ہوگیا سب میوہ ہضم
تھے وہ سب صاحب ایمان مبارک باشد

شیشیاں بہ گئیں بالکل نہ ملا عطر و گلاب
یہ بھی تقدیر کا نقصان مبارک باشد

خان یہ بولے کہ کہیں اب نہ کرونگا شادی
خوب غیرت نے لئے کان مبارک باشد

ابھی اس عہد کو پورا نہ ہوا تھا اک سال
پھر ہوا بڈھے کو ہیجان مبارک باشد

نسبتیں آنے لگیں بیاہ کے ارمانوں کی
ٹوٹا وہ عہد وہ پیمان مبارک باشد

اپنی الفت سے جو شاطہ نے ٹھہرایا نکاح
رکھدیا موٹا سا احسان مبارک باشد

بولی ڈھونڈھی ہے دلھن ایسی پریزادین سی
جس پہ مرتے ہیں نبی جان مبارک باشد

دو دلھا بننے کی ہوس تم کو تو تھی مدت سے
اب کھلے پھول مرجان مبارک باشد

ہے تو کم عمر دلھن بال ہیں سر کے کھچڑی
ہے دو رنگی کی یہ پہچان مبارک باشد

آپ کی بیوی ہو موجود تو انکا خاوند دونون بے حسرت و ارمان مبارک باشد
گو بداعمالی سے یہ خوب بھی اُسکے دو تھن بنگئی جان کے انجان مبارک باشد
اب کہانتک کہون کروادیا شیطان نے نکاح نہ رہا دین نہ ایمان مبارک باشد
تارون کی چھاؤن مین لے آئے دلھن کو گھر مین ہوگیا عیش کا سامان مبارک باشد
کوئی جوڑا تھا نہ زیور تھا نہ ہمراہ ظروف صرف اک بینی تھی دو کان مبارک باشد
وصل کی شب یہ عجب لطف سے کرتے تھے سوال تیرے صدقے تیرے قربان مبارک باشد
شوق نے وصل کی ترغیب جو دیکر چھیڑا چڑھ گیا دونون پہ شیطان مبارک باشد
الغرض دوسرے دن رو کے یہ دلھن بولی اپنی قسمت کے مین قربان مبارک باشد
وائے تقدیر جو یہ بھی ملا خاوند مجھے کم سکت ضعف کا دیوان مبارک باشد
کہنے سُننے کو تو بوڑھے ہین میانجی لیکن بچو ن سے بڑھکے ہین نادان مبارک باشد
خیر امان نے ہماری یہ کیا خوب سُلوک ملگئے خاک مین ارمان مبارک باشد
ہمنے تو کر لیا تھا ڈھونڈ کے پہلے ہی نکاح کب تھا اس بیاہ کا ارمان مبارک باشد
ایسے مان باپ بہادر نہ کسی کے ہونگے آبرو کا نہ کیا دھیان مبارک باشد
ہو کہین شوہر ادل کا اکہی دعوے دل کے سب نکلین تو ارمان مبارک باشد
کردین جلدی سے گواہ اُنکے کہین عقد ثبوت مین کہون ناچ کے ہر آن مبارک باشد
بیٹ ظالم ہو جو بڈھے سے بسر کرتی ہون ورنہ مین ہتی نہ اک آن مبارک باشد
بدتر از خوک ہو کہانیکو جو دے کوئی بلا دو واہ نکلا نہ کچھ ارمان مبارک باشد
رات بھر کہتی ہو رو رو کے یہ حسرت میری کہ یہ بڈھا ہے سمجھے نادان مبارک باشد
طاقت ذاب نہو آنکھون مین بینائی نہو تھا یہ تقدیر کا فرمان مبارک باشد
جز میان پاس نہ جاؤنگی مین ارمان دل کے کہین ہوگا اولاد کا نقصان مبارک باشد

دیکھو کہنا جو نہ مانے گی تو پچھتائے گی
بڈھا چندن کا ہے جہان مبارک باشد

ڈاڑھی گر ہوتی تو بڈھا تھا یہ چوپیوں کا
نظر آتی ہو وہی شان مبارک باشد

نثرِ یہ نظم نہیں باغ کھلا ہے گویا
بلبلیں کہتی ہیں ہر آن مبارک باشد

سہرا

بڈھے دولہ کے بندھا فرق پہ جسدم سہرا
بنگیا ضعف کی تصویر مجسم سہرا

عقد کے بعد لپٹ جاتا ہو یہ پگڑی سے
بس دکھاتا ہو بہار اپنی کوئی دم سہرا

پھول لڑیونکے جھڑے جاتے ہیں تا ہیچ کہو
کیا وہ گوندھکے لائی ہو یہ بیدم سہرا

ہلتی ہیں سینے سے ملکر وہ لڑی دولہ کے
سمند ھنیں کہتی ہیں تو کرتا ہو ماتم سہرا

دولہ کی شکل پہ غصہ جو دلھن کو آیا
کھنچ کے ابرو کی طرح ہوگیا پر خم سہرا

گو سمجھ بوجھ کے مالن نے بنایا تھا مگر
طول میں ریش مقدس سے ہوا کم سہرا

اونچی نیچی جو بنالائی ہو مالن لڑیان
تحیہ المشش کا دکھلاتا ہے عالم سہرا

رقص میں ڈومنی نے ساز ملایا جسوقت
تال سم دیکھکے بھرنے لگا سرگم سہرا

ضعف پر اپنے جو نوشاہ کو رونا آیا
نثر جو تھا گل تر وہ ہوا شبنم سہرا

دیگر

پائی دولہ نے بیحجاب دولھن
آئی اولٹے ہوئے نقاب دولھن

چاند سورج لگائے چوٹی میں
رشک مہتاب و آفتاب دولھن

روز جھگڑے ہیں وصل کی خاطر
ہوگئی جان کا عذاب دولھن

ملکے دولہ نے گدگدی جب کی
ہوئی بیباک و بیحجاب دولھن

نظر آئے غائب کا عالم
صبح شب وصل کی نہ یاد آئی
دیکھو گھونگٹ سے تاک جھانک نہ کر
سینہ دریائے حسن و خوبی ہے
کبھی فصل بہار گہ ہے خزان
دے بنے کو سبق دو درزیتی کا
نثر آخرا لوٹ دیا گھونگھٹ

کرے بالون مین اگر خضاب دولھن
رات بھر سوئی مست خواب دولھن
اب کہین گے تجھے خراب دولھن
جیسے اوبھرے ہین دو حباب دولھن
ہے یہ دنیا کا انقلاب دولھن
کھول جزدان سے کتاب دولھن
ہو چکا کر چکی حجاب دولھن

غزل ملاقیہ تائب

کیون چھپائی جہان کو دکھلا کر
رات بھر کل تو خوب لگوائی
خیر ہو پھر وہ آج کھولتے ہین
خوب پکڑا حضور نے سر بزم
دیکھو دیکھو نکل نہ جائے کہین
کیون جھجکتی ہو جب مین ڈالتا ہون
سب نے تائب میرا پسند کیا

اے پری شکل بام پر آکر
ہاتھون مین مہندی تم نے پسوا کر
رخ سے بند قبا کو شرما کر
غیر کا ہاتھ مجھکو سمجھا کر
منھ سے شکوہ کسی کا گھبرا کر
ہاتھ گردن مین پیار سے آکر
نیا مضمون چلبلا پا کر

تمت